مرکز تعلیم وتحقیق
گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد
دار الإفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی نمبر 63

تاریخ 28/8/2024

ایک طلاق کے بعد رجوع کا حکم

سوال: لیاقت کا بھانجہ ہے پرویز کا بیٹا اس نے اپنی بیوی کو گھر میں چوری کرنے کی وجہ سے بیان حلفی پر ایک طلاق دی ہے اور وہ لڑکی غیر آباد ہو کر اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ وہاں پر ان کے والدین اس معاملے کو لے کر عدالت چلے گئے، عدالت نے لڑکے کے خلاف فیصلہ دیا ہے اور لڑکے پر عدت کی رقم، مہر اور بچیوں کا خرچہ مقرر کر دیا ہے۔ اب لڑکا یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ لڑکی بھی آباد ہونا چاہتی ہے لڑکا اس کو آباد کرنا چاہتا ہے جبکہ جج نے لڑکے کے خلاف فیصلہ سنا دیا ہے۔ تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟ آیا کورٹ کا یہ فیصلہ درست تصور کیا جائے گا۔ اور کیا لڑکے پر عدت کا خرچہ اور بچیوں کا خرچہ لازمی ہو گا؟

جواب: الحمدلله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسوله الامین وبعد

اللہ نے مرد کو تین طلاق دینے کا اختیار دیا ہے، اگر مرد ایک یا دو طلاق دے دے تو اس کے بعد عدت کے اندر رجوع کا اختیار مرد کے پاس ہوتا ہے اور اگر عدت گزر جائے تو باہم رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عدت کا خرچہ اور بچوں کا خرچہ بھی شرعا خاوند پر لازم ہوتا ہے۔

صورت مسئولہ میں چونکہ تحریری طور پر ایک ہی طلاق دی ہے، اب اگر عدت نہیں گزری، توشوہر کو اختیار ہے کہ وہ رجوع کرے اور رجوع کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی سے کہہ دے کہ میں نے طلاق سے رجوع کیا ہے یا اس کے ساتھ خلوت اختیار کرے، تو اس کا رجوع ثابت ہو جائے گا، اس حالت میں عورت کے لیے نیا مہر لازم نہیں ہو گا۔ لیکن اگر ایک طلاق کے بعد عدت گزر گئی ہے تو باہم رضامندی سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح کریں گے۔

جہاں تک عدالت کا فیصلہ ہے اگر تو یہ دونوں رجوع کر لیتے ہیں تو پھر بچوں کا خرچہ، مہر اور بیوی کا خرچہ ویسے بھی مرد پر لازم ہے لہذا اس صورت میں عدالتی فیصلے سے کوئی اضافی چیز لازم نہیں ہو رہی ہے۔ لیکن اگر یہ دونوں رجوع نہیں کرتے تو اس صورت میں عدالت کا فیصلہ درست ہے، مرد پر عورت کی عدت کا خرچہ، مہر اور نابالغ بچوں کا خرچہ سب لازم ہو گا۔

أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ وَ اِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ... لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِه وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُه فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللهُ لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرٍ} [الطلاق:6و7] ترجمہ: تم ان (مطلقہ) عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لیے (اس کے بارے میں) تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ (مطلقہ) عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک ان کو (کھانے پینے کا) خرچ دو۔۔۔(آگے بچہ کے نفقے کے بارے میں ارشاد ہے کہ) وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق (بچہ پر) خرچ کرنا چاہیے اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیے کہ اللہ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے، خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے۔ خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دے گا (گو بقدر ضرورت وحاجت روائی سہی)۔

جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

وإذا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً رَجْعِيَّةً أو تَطْلِيقَتَيْنِ فَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا في عِدَّتِهَا رَضِيَتْ بِذَلِكَ أو لم تَرْضَ كَذَا في الْهِدَايَةِ

المعتدة عن الطلاق تستحق النفقة والسكنى كان الطلاق رجعيا أو بائنا، أو ثلاثا حاملا كانت المرأة، أو لم تكن۔(الفتاوى الهندية ، كتاب الطلاق ، الباب السابع عشر في النفقات ، الفصل الثالث في نفقة المعتدة ، ج: 1 ص: 557)

کتبہ: احتشام الحق
متخصص مرکز تعلیم وتحقیق اسلام آباد

مولانا ڈاکٹر حبیب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد

مفتی وصی الرحمٰن
رفیق دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد